7004- بلیوں کی تربیت کرنا اور پالنا

سوال

کیا اسلامی تعلیمات کے مطابق گھر میں بلی رکھی جاسکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

گھر میں بلی رکھی جاسکتی ہے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ بلی موذی جانور نہیں، اور نہ ہی نجس ہے .

موذی اس لیے نہیں کہ : ہر ایک کو یہ معلوم ہے اس میں کوئی نقصان نہیں، بلکہ بلی گھر میں رکھنا فائدہ مند ہے، اس لیے کہ یہ گھر میں پیدا ہونے والے کیڑے مکوڑے اور سانپ وچھو وغیرہ کھا جاتی ہے .

اور نجس اس لیے نہیں کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نجس نہ ہونے کا بتایا ہے .

کبشہ بن کعب بن مالک کی حدیث میں ہے کہ : ابوقتادہ رضی اللہ تعالی عنہ (یہ کبشہ کے سسر ہیں) ایک روز کبشہ کے پاس گھر آئے تو اس نے ان کے لیے ایک برتن میں وضوء کے لیے پانی ڈالا تو ایک بلی آئی اور اسے پینا چاہا تو ابوقتادہ نے برتن کو بلی کی جانب ٹیڑھا کر دیا تاکہ وہ پی لے، کبشہ کہتی ہیں : تو انہوں نے دیکھا کہ میں انہیں دیکھے جا رہی ہوں تو وہ کہنے لگے :

میری بھیتجی کیا تم اس سے تعجب کر رہی ہو؟

کبشہ کہتی ہے، میں نے کہا : جی ہاں، تو انہوں نے کہا :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یہ نجس نہیں بلکہ یہ تم پر آنے جانے والی ہیں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (92) سنن نسائی حدیث نمبر (68) سنن ابوداود حدیث نمبر (75) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (367) امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور امام بخاری رحمہ اللہ کی اس حدیث کی تصحیح کو "التلخیص" میں نقل کیا ہے .

دوم :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی کیونکہ اس نے اسے باندھ رکھا تھا نہ تو اس نے اسے کھانے کے لیے کچھ دیا، اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارا کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3140) صحیح مسلم حدیث نمبر (2242).

حدیث میں موجود لفظ : "خشاش الارض" سے مراد چوہے وغیرہ ہیں.

تو اس حدیث میں اس بات کا انکار اور نہی نہیں کہ اس نے گھر میں بلی رکھی ہوئی تھی، لیکن اس حدیث میں بیان یہ ہوا ہے کہ اس نے بلی رکھی اور اسے کھانے کے لیے کچھ نہ دیا، اور نہ ہی اسے کھولا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے وغیرہ کھا کر زندہ رہ سکے.

سوم :

اور پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ نام ہی اس لیے رکھا گیا کہ وہ بلیوں پر رحم کرتے اور انہیں پالتے تھے، حتی کہ وہ اس کنیت کے ساتھ ہی مشہور ہو گئے اور لوگ ان کا اصل نام ہی بھول گئے، حتی کہ علماء کرام کا ان کے نام میں اتنا اختلاف ہوا کہ اس میں تیس کے قریب اقوال ہیں.

ابن عبد البر "الاستیعاب" میں کہتے ہیں :

اور راجح یہ ہے کہ ان کا نام عبد الرحمن بن صخر ہے، اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ وہ ابو ہریرہ ہیں.

واللہ اعلم .